سوال

(342) شادی میں شرطیں لگانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لیہ سے محمد حنفی لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے بیٹے کے لئے کسی سے رشتہ طلب کیا اس نے مشروط طور پر رشتہ دیا کہ اس کے بدلے ہمیں بھی رشتہ دو میں نے اپنی چھوٹی بیٹی جس کی عمر دو سال تھی اس کا رشتہ طے کر دیا۔ انہوں نے رسم کے طور پر پانی دم کر کے بچی کو پلادینے کے متعلق کہا جسے میں نے ضائع کر دیا بعد میں علماء نے بتایا کہ یہ تو وٹہ سٹہ ہے۔ جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا یہ وضاحت سننے کے بعد میں نے اپنی بیٹی کی منگنی ختم کر دی اور فریق ثانی کو اس کی اطلاع کر دی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا بچی کو وعدہ نکاح کے وقت پانی پلانا رسم نکاح تھی لہذا آپ طلاق کے بغیر اس کا آگے نکاح نہیں کر سکتے اس سلسلہ میں پریشان ہوں بچی جوان ہے اس کا آگے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ براہ کرم راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ سوال میں زکر کردہ صورت ایک وٹہ سٹہ کی شکل تھی جس کو ختم کرنا ضروری تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''کہ اسلام میں وٹہ سٹہ کا وجود نہیں ہے۔'' (صحیح بخاری)

اس بنا پر منگنی ختم کرنا نہ صرف جائز تھا بلکہ ضروری تھا اس میں شک نہیں کہ منگنی ایک وعدہ ہوتا ہے۔ کہ میں اپنی لڑکی کا نکاح فلاں سے کردوں گا۔ اس وعدے کو پورا کرنا انتہائی ضروری ہے۔ بشرطیکہ اس میں کوئی خلاف شرع بات نہ ہو صورت مسئولہ میں منگنی کے بعد پتہ چلا کہ یہ تو وٹہ سٹہ کی صورت ہے جو اسلام میں جائز نہیں۔ لہذا اس وعدہ نکاح کو توڑنا ضروری تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے متعلق فرمایا ہے ''کہ اگر کوئی قسم اٹھائے کہ فلاں کام نہیں کروں گا۔ بعد میں پتہ چلا کہ اس سے باز رہنا خلاف شرع ہے۔ تو اسے چاہیے کہ قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے کہ جس کے نہ کرنے کی قسم اٹھائی تھی۔ ''چونکہ منگنی صرف ایک وعدہ ہے قسم نہیں ہے جس کے ختم کرنے پر اسے کوئی کفارہ ادا کرنا پڑے اسے خلاف شرع سمجھتے ہوئے ختم کر دیا گیا ہے۔ اس قسم کے خلاف شرع وعدے کرنا بھی شریعت میں درست نہیں ہیں۔ مگر دین سے ناواقف غرض مند لوگ ایسے وعدے کر لیتے ہیں پھر مصیبت میں پڑ جاتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ بچیوں کو اللہ کی امانت سمجھتے ہوئے ان کے حقوق میں ناجائز تصرف نہ کریں منگنی کے وقت پانی وغیرہ پلانے کو رسم نکاح قرار دینا بھی ایک جاہلانہ رسم ہے۔ جس کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جو منگنیاں ہوئیں انہیں نکاح نہیں قرار دیا گیا بلکہ منگنی کے بعد باقاعدہ نکاح سے انہیں رشتہ ازدواج میں منسلک کیا گیا ہے۔ حضرت جلیبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے منگنی کی اور بعد میں نکاح ہوا۔ (مسند امام احمد)

احادیث میں اس حد تک صراحت ہے۔ کہ اگر منگنی کے وقت لفظ نکاح کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ تو بھی اسے منگنی ہی سمجھا جائے۔ کیوں کہ نکاح تو ایجاب قبول کا نام ہے۔ جو

یہاں مفقود ہے۔ فریق ثانی کا رد عمل درست نہیں ہے کہ وہ محض ایک رسم کو نکاح قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں ان حقائق کے پیش نظر فتویٰ دیا جاتا ہے کہ منگنی صرف ایک وعدہ ہے جو خلاف شرع ہونے کی صورت میں توڑا بھی جا سکتا ہے۔ لہذا اس بچی کا نکاح آگے کیا جا سکتا ہے۔ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:357